مسیح موعود

(مرقومہ پنڈت آتمانند بانیٔ ست دھرم از لکھنؤ)

معزز ناظرین! میری یہ خواہش نہیں تھی کہ میں اپنے مرزائی بھائیوں کے مُنہ آؤں۔کیونکہ مجھے دیگر بیشمار مصروفیات سے ہی چھٹکارا نہیں تھا۔ اور کہ فاتح قادیان مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری ہی قادیانی قلعہ کو مسمار کرنے کیلئے کافی ووافی ہیں۔ لیکن بعض مقامی احمدی دوستوں نے مجھے بھی مناظرہ کی طرح دیدی اور مجھے بھی اپنی طرف مخاطب کرلیا۔ لہذا اگر میری تحریر سے کسی احمدی بھائی کی دل آزاری ہو تو مجھے معاف فرمایا جائے۔کیونکہ اظہارِ حق کیلئے میں مجبور ومعذور ہوں۔

مرزا صاحب نے جتنی بھی پیشگوئیاں اپنے دعوئے مسیح موعود ہونے کے لئے پیش کی ہیں اُن سے ہرگز ہرگز مرزا صاحب کا دعوٰے ثابت نہیں ہوتا بلکہ یہ سب پیشگوئیاں مرزا غلام احمد صاحب کے کسی دوسرے ہمعصر کیلئے مفید ہیں۔ چنانچہ یہاں میں ثابت کرونگا کہ مرزا صاحب اپنی زبان مبارک سے اپنی تکذیب وتردید فرما گئے ہیں۔

(۱) مرزا غلام احمد صاحب اور اُن کے فرزند مرزا بشیرالدین احمد صاحب خلیفہ ثانی نے اپنی تصنیف "دعوۃ الامیر" میں گورو بابا نانک دیو کی وہ پیشگوئی درج فرمائی ہے جو گورو جی مہاراج کی جنم ساکھی از بھائی بالا مقرب خاص کے صفحہ ۲۵۱و۲۷۲ میں چھپی ہے جس میں لکھا ہے کہ آنے والا شخص جو کبیر بھگت سے بھی بہت بڑا ہوگا بٹالہ کے پرگنہ بلکہ خاص شہر بٹالہ میں پیدا ہوگا اور جاٹ کا بیٹا ہوگا۔

میرا دعوٰے ہے کہ وہ مرزا غلام احمد صاحب کے علاوہ کوئی دوسرا ہے۔کیونکہ مرزا صاحب جاٹ کے بیٹے نہیں تھے بلکہ مغل کے تھے۔ اور وہ "المسیح" جو جاٹ کا بیٹا بمقام بٹالہ پیدا ہوا تھا وہ کون ہے؟ یہ میں پھر کبھی بتلاؤنگا۔

(۲) مرزا غلام احمد صاحب اپنی تصنیف تحفۂ گولڑویہ صہ۲۴ میں لکھتے ہیں ؎

"درسن غاشی ہجری دو قراں خواہد بود   از پئے مہدی و دجال نشاں خواہد بود"

کسی بزرگ کا یہ شعر اپنے دعوئے مہدویت و مسیحیت میں نقل کرکے یوں تشریح فرماتے ہیں کہ

"اس شعر کا ترجمہ یہ ہے کہ جب چودہویں صدی میں سے گیارہ برس گذینگے تو آسمان پر خسوف کسوف چاند اور سورج کا ہوگا اور وہ مہدی اور دجال کے ظاہر ہوجانے کا نشان ہوگا۔ اس شعر میں مؤلف نے دجال کے مقابل پر مسیح نہیں لکھا بلکہ مہدی لکھا ہے۔ اس میں یہ اشارہ ہے کہ مہدی اور مسیح دونوں ایک ہی ہیں۔ اب دیکھو کہ یہ پیشگوئی کیسی صفائی سی پوری ہوگئی اور میرے دعوے کے وقت رمضان کے مہینہ میں اسی صدی یعنی چودہویں صدی ۱۳۱۱ھ ہجری میں خسوف و کسوف ہوگیا۔"

اس پیشگوئی میں بقول مرزا غلام احمد صاحب "المسیح" کی پیدائش بماہ رمضان ۱۳۱۱ھ بتلائی گئی ہے۔ یعنی چودہویں صدی میں۔

(۳) جیساکہ سید ابوالبرکات پی۔ ایچ۔ ڈی احمدی نے بھی اپنی مشہور تصنیف "محقق" کے ص۳۱۵ پر اسی شعر کو لکھکر یوں بیان کیا ہے۔

"درسن غاشی ہجری دو قراں خواہد بود   از پئے مہدی و دجال نشاں خواہد بود

بحساب ابجد غاشی کے عدد ۱۳۱۱ ہوتے ہیں اور اسی سال چاند گرہن اور سورج گرہن رمضان میں ہوئے جو دجال اور مسیح کے نشان میں واقع ہوئے۔"

(۴) پھر اسی کتاب کے ص۲ پر لکھا ہے کہ

"نعمت اللہ ولی غین ورے سال چوں گذشت از سال دوران نامدارے بینم

یعنی تیرہ سو سال کے بعد پیدا ہوگا۔"

(۵) اتنا ہی نہیں بلکہ مرزا غلام احمد صاحب نے خود قرآن شریف کی آیت سے یہ ثابت کیا ہے کہ مسیح موعود چودہویں صدی میں پیدا ہوگا۔ چنانچہ آپ کی تصنیف تحفۂ گولڑویہ کا ص۳۷ قابل دید ہے جس میں لکھا ہے کہ

"پھر دوسری آیت میں اس کی اور بھی تصریح ہے اور وہ یہ ہے۔ یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ
اس آیت میں تصریح سے سمجھایا گیا ہے کہ مسیح موعود چودھویں صدی میں پیدا ہوگا کیونکہ اتمام نور کیلئے چودھویں رات مقرر ہے۔"

( ) مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اس کی تائید مزید کیلئے اپنی اسی کتاب تحفہ گولڑویہ کے ص ۶۴، ۶۵ میں لکھتے ہیں کہ

"دیکھنا چاہیئے کہ چاند اور سورج کا رمضان شریف میں گرہن ہونا کسقدر ایک مشہور پیشگوئی تھی۔ یہانتک کہ جب ہندوستان میں یہ نشان ظاہر ہوا تو مکہ معظمہ کی ہر ایک گلی اور کوچہ میں اس کا تذکرہ تھا کہ مہدی موعود پیدا ہوگیا۔ ایک دوست نے جو اُن دنوں مکہ میں تھا خط میں لکھا کہ جب مکہ والوں کو سورج اور چاند گرہن کی خبر ہوئی کہ رمضان میں حدیث کے الفاظ کے مطابق گرہن ہوگیا تو وہ سب خوشی سے اُچھلنے لگے کہ اب اسلام کی ترقی کا وقت آگیا اور مہدی پیدا ہوگیا۔"

مرزا غلام احمد صاحب نے یہ سب باتیں اپنے دعوے کے ثبوت میں لکھی ہیں جن سے صاف ثابت ہے کہ بقول مرزا صاحب قرآن شریف اور احادیث صحیحہ و روایات معتبرہ کی بنا پر "المسیح" کا سن ولادت چودھویں صدی میں چاند اور سورج کے گرہن بماہ رمضان شریف ۱۳۱۱ھ بتلایا گیا ہے جو خود مرزا صاحب زبان حال سے کہلوا رہا ہے کہ آپ المسیح نہیں تھے۔ کیونکہ بحوالہ "محقق" ص ۳۸۸، ۳۸۹ جس میں مرزا صاحب کی سوانح عمری مختصرًا دی ہے اُس میں آپ کی پیدائش کا ۱۲۵۵ھ لکھا ہے یعنی ۱۸۳۹ء جس سے آپ کی اپنی زبان سے آپ کی بطالت اور آپ کے دعوئے مسیح کی تکذیب و تردید ثابت ہے اور بقول آپ کے قرآن شریف سے بھی جو آپ کے لئے قطعی قاطع اور برہان ساطع سے بھی زیادہ ہے۔ کیونکہ آپ نے خود قرآنی آیت یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا کی تشریح میں مسیح کی پیدائش چودھویں صدی ہجری میں قبول

کی ہے۔ حالانکہ آپ جناب کی پیدائش **تیرہویں** بلکہ ساڑھے بارہویں ہجری کے قرب میں ہوئی تھی۔[1] میں یہ موقع آنے پر بتلاؤنگا کہ وہ "المسیح" کون ہے جو چاند اور سورج کے گرہن کے اگلے روز ٹھیک ۱۳۱۱ھ بماہ رمضان بٹالہ شہر میں ایک جاٹ کے گھر پیدا ہوا تھا۔ اور جس نے سنہ ۱۳۴۰ھ بمطابق سنہ ۱۹۲۱ء میں بمطابق روایات معتبرہ و متقدمین کی پیشگوئیوں کے "المسیح" ہونے کا دعوےٰ کیا۔ اور بقول آپ کے "صراط مستقیم" ست دھرم کو بلا کسی قسم کی رو رعایت کے دنیا کے سامنے پیش کیا۔[2] جیسا کہ

(۷) مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی تصنیف میں خود قبول فرمایا ہے کہ "چھٹی آیت میں (سورہ فاتحہ کی) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ہے گویا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ چھٹے ہزار کی تاریکی آسمانی ہدایت کو چاہیگی اور انسانی سلیم فطرتیں خدا کی جناب سے ایک ہادی کو طلب کرینگی۔ یعنی مسیح موعود کو۔" (تحفہ گولڑویہ صـ۱۸۳)

اس کے ساتھ ہی ساتھ تحفہ گولڑویہ صـ۱۲۳ پر مرزا غلام احمد صاحب کی مندرجہ ذیل عبارت بھی قابل دید ہے۔

(۸) "پس جب تم نماز میں یا خارج نماز کے یہ دعا پڑھو کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ تو دل میں یہی ملحوظ رکھو کہ میں صحابہ اور مسیح موعود کی جماعت کی راہ طلب کرتا ہوں یہ تو سورہ فاتحہ کی پہلی دعا ہے۔"

اس میں مرزا صاحب نے مسیح موعود کی ایک پہچان یہ بھی بتلائی ہے کہ وہ صراط المستقیم

---

[1] اتنی محنت کرنے کی حاجت کیا۔ براہین احمدیہ مصنفہ مرزا صاحب تیرہویں صدی میں بنی اور چھپی اور شائع ہوئی ۱۲ (مرقع)

[2] اب مرزائیوں کو قدر عافیت معلوم ہوگی۔ کیوں؟ ع
مشکل بہت پڑیگی برابر کی چوٹ ہے　　آئینہ دیکھیگا ذرہ دیکھ بھال کے　(مرقع)

ست دھرم پیش کریگا جس کی تاکید بلکہ تائید مزید و تکرار شدید کے طور پر مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی تصنیف تحفہ گولڑویہ میں یوں لکھا ہے کہ

(۹) "پھر اس بات پر ایک اور دلیل ہے جس سے صاف طور پر سمجھا جاتا ہے کہ علماء اسلام کا یقینی طور پر یہ عقیدہ تھا کہ مسیح موعود چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہوگا۔ اور وہ یہ ہے کہ انواع حافظ محمد برخوردار سکنہ موضع چیٹی شیخاں ضلع سیالکوٹ میں جس کی پنجاب میں بڑی قبولیت ہے ایک ہندی شعر ہے جس میں صاف اور صریح طور پر اس بات کا بیان ہے کہ مسیح موعود چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہوگا۔ اور وہ یہ ہے ؎

پچھے اک ہزار دے گذرے تری سال عیسےٰ ظاہر ہوسیا کرسی عدل کمال

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ جب سن ہجری سے تیرہ سو برس گذر جائینگے تو چودھویں صدی کے سر پر عیسےٰ ظاہر ہو جائیگا۔ کمال عدالت کریگا یعنی دکھا دیگا کہ صراط مستقیم یہ ہے۔" (صفحہ ۵۵)

اب مرزائی دوستوں کا فرض ہے وہ تلاش کریں کہ کون ایسا مسیح ہے جو مرزا صاحب کی خود پیش کردہ معیار و پیشگوئیوں کا مصداق اور حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی وفات سے ٹھیک تیرہ سو برس کے بعد ۱۳۱۱ھ چاند اور سورج گرہن کے دوسرے دن بماہ رمضان شہر بٹالہ میں ایک غریب جاٹ کے گھر پیدا ہو کر ۱۳۴۰ھ میں بذریعہ دعوے "المسیح" اور بانی ست دھرم جو صراط المستقیم کا لفظ بلفظی ترجمہ ہے ظاہر ہوا۔ جیسا کہ اہل اسلام کی کتب میں لکھا ہوا ہے۔ اور جس کو احمدی لوگ مرزا غلام احمد صاحب کی صداقت کیلئے پیش کیا کرتے ہیں۔ جیسا کہ سید ابوالبرکات احمدی صاحب پی۔ ایچ۔ ڈی اپنی تصنیف "محقق" میں لکھتے ہیں کہ

(۱۰) "مسلمانوں کی اُن کتابوں میں جو پیشگوئیوں کیلئے مشہور ہیں ۱۳۴۰ھ کے متعلق بہت زیادہ پیشگوئیاں موجود ہیں ...... حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مشہور قصیدہ فارسی ہندوستان کے اکثر مقامات پر

ابتک محفوظ ہے۔ اُن کے فرمان کے مطابق ۱۳۴۰ھ مسلمانوں کیلئے ایک
مبارک سال ہے۔" (صت ۲۶)

(۱۱) پھر "محقق" میں سید ابوالبرکات صاحب احمدی لکھتے ہیں کہ
"پھر اخبار "مدینہ" بجنور یکم دسمبر ۱۹۲۱ء میں بعنوان "ظہور امام مہدی علیہ السلام ۱۳۴۰ھ میں" شاہ نعمت اللہ صاحب کے قصیدے کے متعلق لکھا گیا ہے کہ
خاموش باش نعمت اسرار حق مکن فاش ۔۔۔ درسال کنت کنض باشد چنیں بیانہ
الفاظ "کنت کنض" میں وقت ظہور مہدی بتایا گیا ہے جس کے ۱۳۴۰ھ کے عدد ہوتے ہیں۔" (صت ۲۷)

(۱۲) نیز "محقق" کے احمدی مصنف پھر لکھتے ہیں کہ
"مسلمانوں کے ایک اور اخبار نے جس کا نام "آگرہ اخبار" ہے ظہور امام الزمان کے عنوان سے لکھا ہے کہ
"ظہور امام الزمان علیہ السلام بھی اسی قیامت کے آثار قریبہ میں سے ایک نمونہ اور ایک نشان ہے جو عنقریب اور غالباً اسی سال پورا ہونیوالا ہے۔
(۲۱۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء مطابق ۱۳۴۰ھ)" (محقق صت ۲۸)

(۱۳) محقق میں مزید لکھا ہے کہ
"پھر ہندوستان کے طول و عرض میں ایک اشتہار ۱۳۴۰ھ کے دوران میں شائع ہوا جس کا عنوان تھا "پروانۂ خداوندی"۔ اس کا مشتہر شیخ عبداللہ خادم حرمین شریفین بتایا گیا ہے۔ اس میں لکھا تھا کہ ۱۳۴۰ھ کے موسم حج میں ضرور امام مہدی ظاہر ہو جائینگے وغیرہ وغیرہ۔ چنانچہ اخبار مدینہ بجنور (۶۔ فروری ۱۹۲۳ء) میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں شاہ سلیمان پھلواروی نے اپنی عراق کی مراجعت کا اعلان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ
"جس کا جو جی چاہے کرے ہم تو ہر ایک آستانہ پر اس مقدس ہستی (مہدی؟) کے ظہور کی دعا رو پیٹ کر کر آئے جس کے ہم منتظر بیٹھے ہیں۔" (صت ۲۸)

(۱۴) نیز "محقق" ص۱۵۳/۱۵۴ میں یہ عبارت لکھی ہے۔

"خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی نے اپنی کتاب "امام زماں کی آمد" کے ص۲۱ میں حضرت امام مہدی کے ظہور کی مندرجہ ذیل علامت بیان فرمائی ہے۔

"حضرت مولانا حکیم شاہ محمد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ مفسر تفسیر غایۃ البرہان ساکن امروہہ ضلع مراد آباد نے اپنی تفسیر کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ میں نے شیخ ابن عربی کا وہ رسالہ اپنی آنکھوں سے دیکھا جس میں لکھا ہے کہ حکومت عثمانیہ میں عبدالحمید خان ثانی سلطان کی حکومت ۳۲ برس رہیگی اُس کے بعد وہ معزول ہونگے اور اُن کے بعد ۸ برس کے عرصہ میں دو سلطان اور تخت نشین ہونگے کہ اتنے میں حضرت امام مہدی کا ظہور ہوجائیگا سلطان عبدالحمید خان غالباً ۱۸۷۷ء میں تخت نشین ہوئے تھے اور ۱۹۰۹ء میں معزول ہوئے۔ اس حساب سے پورے ۳۲ برس کی حکومت ثابت ہے اس کے بعد پہلے بادشاہ سلطان محمد ارشاد ہیں۔ دوسرے ایک اور ہونگے پھر امام کا ظہور ہوگا"

نامعلوم یہ پیشگوئیاں کسطرح مرزا غلام احمد صاحب کے دعوے کو ثابت کرسکتی ہیں۔ جبکہ امام مہدی یعنی مسیح کا ظہور ۱۳۴۰ھ میں مانا جاتا ہے۔ حالانکہ مرزا صاحب کی وفات اس وقت یعنی ۱۳۴۰ھ سے پندرہ سال قبل ۱۳۲۵ھ میں وقوع پذیر ہوچکی تھی۔ پس وہ "المسیح" جو ۱۳۱۱ھ میں پیدا ہوا اور ۱۳۴۰ھ میں بذریعہ دعوے ظاہر ہوا بالیقین مرزا غلام احمد قادیانی نہیں ہے بلکہ کوئی دوسرا ہے۔ اور مرزائیوں کا خصوصاً فرض ہے کہ اُس کی تلاش کریں کہ وہ کون اور کہاں ہے۔ جس کے حق میں قرآن شریف و احادیث و روایات معتبرہ پوری اُترتی ہیں۔

بعض احمدی اصحاب کہتے ہیں کہ ۱۳۱۱ھ میں پیدا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مرزا صاحب بذریعہ اپنے دعوے کے ظاہر ہونگے۔ جیسا کہ مرزا صاحب نے اپنی تصنیف تحفہ گولڑویہ کے ص۴۴ میں لکھا ہے کہ

"میرے دعوے کے وقت رمضان کے مہینہ میں اسی صدی یعنی چودہویں صدی ۱۳۱۱ھ میں خسوف وکسوف ہوگیا۔"

یہ کہنا اس لئے ٹھیک نہیں کہ اول تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی اُسی تصنیف تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۳۷ میں قرآن شریف کی آیت یُرِیدُونَ لِیُطْفِئُوا نُوْرَ اللّٰہِ ..... کی تشریح میں پہلے لکھ رکھا ہے کہ

"اس آیت میں تصریح سے سمجھایا گیا ہے کہ مسیح موعود چودہویں صدی میں پیدا ہوگا کہ اتمام نور کیلئے چودہویں رات مقرر ہے اور کہ اہل اسلام کی کتابوں میں المسیح کے ظہور کا وقت ۱۳۰۴ھ مانا گیا ہے نہ کہ ۱۳۱۱ھ۔"

دوم اس لئے کہ مرزا صاحب نے تو دعوے نبوت ۱۳۱۱ھ سے بہت عرصہ قبل کر رکھا تھا۔ جیسا کہ اُن کی تصنیفات براہین احمدیہ وغیرہ سے ثابت ہے۔

میرے دیگر احمدی بھائی یہ کہا کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کو مسیح الزمان ماننے کی وجہ یہ ہے کہ (۱) اُنہوں نے ہی چودہویں صدی کے سر پر دعوے مسیح موعود کیا اور کسی نے نہیں کیا (۲) نبی کی نشانی یہ ہے کہ اُس کی جماعت کو ترقی نصیب ہو (۳) سب پیشگوئیوں کا مرجع وہی دکھلائی پڑتے ہیں۔

میں اپنے بھولے بھالے احمدی بھائیوں کو بتلانا مجبوری طور پر ضروری متصور کرتا ہوں کہ جو جو نشانیاں دجال یا مسیح دجال کے متعلق احادیث وغیرہ لکھی ہوئی ہیں وہ حرف بحرف مرزا غلام احمد صاحب پر چسپاں ہوتی ہیں۔ مثلاً یہ کہ (۱) دجّال مسیح ہونے کا دعوئے نبوت کریگا۔ جیسا کہ مرزا صاحب نے کیا۔

باوجودیکہ نماز میں مسیح الدجال سے پناہ کی دعا ہر روز ہر مسلمان پڑھتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ دجال بھی جھوٹے نبیوں کی مانند رسول اللہ یا نبی ہونے کا اور مسیح ہونے کا دعوئے کریگا جیسا کہ مسلم کی مندرجہ ذیل حدیث ہے۔

قال علیہ السلام لا تقوم الساعۃ حتّٰی یبعث دجالون کذابون قریبًا

من ثلثین کلھم یزعم انہ رسول اللہ۔ (مسلم)

(۲) دجال مسیح کی تمام نشانیوں مثلاً کسوف وخسوف شمس القمر کو اسلئے اپنے دعوے کی صداقت میں پیش کریگا۔ کیونکہ المسیح کی پیدائش کے وقت وہ موجود ہوگا اور لوگوں کو بہکائیگا کہ دیکھو جو نشانات مسیح کیلئے لکھے ہوئے ہیں وہ میرے دعوے کی نشانی اور تصدیق کے طور پر ہیں۔

(۳) بیشک اُس کی جماعت کو ترقی ہوگی حتےٰ کہ کثیر تعداد میں اُس کے ماننے والے مسلمان کہلائینگے۔ مگر وہ دراصل مسلمان نہ ہونگے (دیکھئے صحیح ترمذی ابواب الفتن فی فتنۃ الدجال) جس کا اقبال خود مرزا صاحب کے بیٹے جناب "خلیفہ ثانی" بشیر الدین محمود احمد صاحب نے اپنی تصنیف "دعوۃ الامیر" کے صلے میں یوں کیا ہے کہ

"دجال کی حدیث میں تو فرماتے ہیں کہ بہت سے مسلمان دجال کے پیرو ہوجائینگے"۔ (ترمذی ابواب الفتن فی فتنۃ الدجال)

(۴) فنا و احیاء کا دعوےٰ کریگا جیساکہ مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی تصنیف "خطبہ الہامیہ" کے صلاہ پر کیا ہے کہ

"و اعطیت صفۃ الافناء والاحیاء من الرب الفعال"۔

(مجھ کو فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دیگئی ہے)

اور مرزا صاحب کے فرزند جناب "خلیفہ" ثانی حضرت بشیر الدین محمود احمد صاحب نے اپنی تصنیف "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" کے صنہ پر لکھا ہے کہ

"ایک صفت اللہ تعالےٰ کی محی بھی ہے۔ یعنی مردوں کو زندہ کرنے والا . . . . اللہ تعالےٰ کے فضل سے مسیح موعود علیہ السلام اس صفت کے متعلق عملی شہادت بہم پہنچا کر ہمارے ایمانوں کو تازہ کیا ہے"۔

اور صفہ پر اس صفت الاحیاء کی چند مثالیں دیکر صلا پر لکھتے ہیں کہ

"عبدالرحیم خان صاحب جن کے متعلق یہ معجزہ ظاہر ہوا خدا تعالےٰ کے

فضل سے زندہ موجود ہیں اور اسوقت انگلستان میں بیرسٹری کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ آپ کے والد اور دوسرے گواہوں میں سے بھی اکثر لوگ زندہ موجود ہیں اور سب شہادت دے سکتے ہیں کہ اُنہوں نے اپنی آنکھوں سے خدا تعالےٰ کی صفت احیاء کا مشاہدہ کیا ہے جبکہ وہ حضرت مسیح موعود کے ذریعہ سے ظاہر ہوئی۔"

(۵) مسیح دجال کی نشانی یہ بتلائی ہے کہ وہ خدائی کا دعوےٰ کر بیٹھیگا۔ جیسا کہ مرزا صاحب نے خود تحفہ گولڑویہ ص۳۳ پر مانا ہے کہ دجال خدائی کا دعوےٰ کریگا اور یہی اُس کی پہچان ہوگی۔ ورنہ وہ ہر طرح اپنے تئیں مسیح کی نشانیوں کو چسپاں کر لیگا کیونکہ ۱۳۱۱ھ میں جو ولادت "المسیح" کا سال ہے جس کے رمضان مہینے میں چاند اور سورج گرہن ہونگے اور چونکہ دجال بھی موجود ہوگا اسلئے وہ ان نشانات کو جو دراصل "المسیح" کے نشانات ہیں اپنے لئے استعمال کریگا۔ کیونکہ "لمھدینا آیتان لم تکونا منذ خلق السمٰوات والارض ینخسف القمر لاول لیل من الرمضان و ینخسف الشمس فی نصف منه (دارقطنی) نیز سورہ قیامت فاذا برق البصر وخسف القمر وجمع الشمس والقمر وغیرہ وغیرہ میں چاند اور سورج گرہن کے نشان تو صرف مھدی و المسیح کیلئے ہی ہیں' لیکن چونکہ دجال بھی اُسوقت موجود ہوگا اسی لئے اس نکتہ کو سمجھانے کیلئے ایک بزرگ نے یہ کہا تھا کہ ؎

در سن غاشی ہجری دو قراں خواہد بود
از پے مھدی و دجال نشاں خواہد بود

یعنی یہ کسوف وخسوف مھدی اور دجال دونوں کیلئے نشان ہونگے کہ بوقت ولادت المسیح دجال بھی موجود ہوگا۔ اور چونکہ وہ نبوّت اور مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ کئے ہوئے ہوگا اس لئے وہ کہیگا کہ دیکھو جیسا لکھا ہے یہ دونوں نشان میرے لئے ہیں کہ میں مسیح ہوں۔ اور خود مرزا غلام احمد صاحب نے یہ شعر اپنے واسطے نقل کر کے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے کہ

"جب چودھویں صدی میں سے گیارہ برس گذر رینگے تو آسمان پر خسوف وکسوف
چاند اور سورج کا ہوگا اور وہ مہدی اور دجال کے ظاہر ہو جانے کا نشان ہوگا"
(تحفہ گولڑویہ ص۱۰۲)

جس کا حوالہ اوپر لکھا جا چکا ہے۔ ورنہ اگر یہ نشانات المسیح اور دجال کیلئے نہیں تو خلیفہ بشیر الدین محمود احمد صاحب بتلادیں کہ مرزا غلام احمد صاحب کے علاوہ دوسرا کون مدعی نبوت تھا جو ۱۳۱۱ھ میں ظاہر اور موجود تھا؟ اور المسیح کی پیدائش سے وہ بھی ظاہر ہوا؟

مرزا غلام احمد صاحب انگریزوں کو دجال کہا کرتے تھے۔ اور ایسا ہی میرے مرزائی دوستوں کا عقیدہ بھی ہے۔ مگر انگریز تو بہت عرصہ پہلے سے ظاہر ہیں۔

اس میں ایک نکتہ ہے جو عاقلاں را اشارتے کافی است۔ اور وہ یہ کہ مرزا صاحب یوں تو دعویدار تھے کہ وہ دجال اور فتنہ دجال کے مٹانے کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ مگر اندر اندر انگریزوں کو خدا کا سایہ اور رحمت مانتے تھے اور اپنے فتنہ ارتداد کی ترقی کیلئے انگریزوں کی حمایت اور خوشامد کرتے رہتے تھے۔ ایسا ہی آجکل قضیۂ کشمیر کے متعلق خلیفہ ثانی حضرت بشیر الدین محمود احمد صاحب کا وطیرہ ہے۔ کیا یہ فتنۂ دجال کو مدد کرنا ہے یا مٹانا؟

پس ہر طرح سے ثابت ہے کہ مرزا صاحب معاذ اللہ مسیح موعود نہ تھے۔ بلکہ اُس کے ہمعصر مد مقابل۔ اصل مسیح وہی ہے جو بقول خود مرزا غلام احمد صاحب قرآن شریف کی رُو سے چودھویں صدی میں پیدا ہوا اور ۱۳۴۰ھ میں ظاہر ہو چکا۔ نہ کہ مرزا صاحب۔

میرے احمدی و دیگر بھائی مجھ سے شاید سوال کر بیٹھیں کہ مانا کہ دجال کی باقی سبھی علامات تو مرزا صاحب میں پوری اُترتی ہیں۔ لیکن یہ کہاں لکھا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے دعوے خدائی کیا ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ مسئلہ ارتقا کی رو سے مرزا صاحب نے آہستہ آہستہ ترقی فرمائی ہے۔ اور وہ یوں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے

(۱) پہلے براہین احمدیہ میں یہ لکھا تھا کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا۔ مگر بعد میں یہ لکھا کہ آنے والا مسیح میں ہی ہوں۔ (حوالہ حقیقۃ الوحی ص ۱۴۹)

(۲) بعدازاں ایک قدم اور آگے بڑھا کر لکھا کہ حضرت ابراہیم، حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت عیسٰے علیہم السلام، حضرت محمد صاحب وغیرہ بھی میں ہی ہوں ؎

"میں کبھی موسٰے کبھی آدم کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار"

ثبوت کے لئے دیکھو درثمین اردو۔

(۳) پھر ایک قدم اور بڑھایا اور ترقی کے زینہ پر قدم رکھ یوں فرمایا ؎

"ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اُس سے بہتر غلام احمد ہے"

(۴) "قرآن نے اُس مقام تک آپ (مرزا صاحب) کی رہنمائی کی جس تک ابراہیم اور موسٰے اور مسیح کو رہنمائی حاصل نہ ہوئی تھی۔" (حقیقی اسلام ص ۸۱)

(۵) پھر اور ترقی کی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی پسند نہ آئی تو حقیقۃ الوحی ص ۸۹ پر یوں لکھ مارا کہ اللہ فرماتا ہے

"آسمان سے کئی تخت اُترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔"

یہاں لکڑی کے تختوں کا ذکر تو ہے ہی نہیں اور نہ آپ آسمان سے تختوں کا اُترنا مانتے ہی تھے۔ یہاں تو تختوں سے مرزا صاحب کی مراد تخت یا درجۂ نبوت تھی اور اس شیطانی وحی کا مطلب یہ تھا کہ آسمان سے کئی نبی آئے یا اُترے مگر مرزا غلام احمد صاحب کا درجۂ نبوت سب سے اوپر تھا۔

کہئے احمدیو بلکہ مرزائیو! مرزا صاحب کا یہ دعوٰے آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا ہے یا سرداری کا؟

(۶) پھر دوسرا قدم اور آگے بڑھا کر یوں رکھا کہ درثمین فارسی میں لکھا ؎

آنچہ داد است ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بتمام

یہاں جام سے مراد معاذ اللہ جام شربت نہیں بلکہ درجہ نبوت ہے۔ اور اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ جو درجہ نبوت فرداً فرداً ہر نبی کو ملا وہ سب ملا کر آپ اکیلے کو مل گیا۔ مرزائیو! کہو کیا یہی شانِ غلامی ہے؟ یا معاذ اللہ سرداری؟

(۷) پھر ایک قدم اور بڑھے اور خطبہ الہامیہ کے ص۳۵ پر لکھا کہ "انا قدمی ھٰذہ علی منارۃ ختم علیھا کل دفعۃ" (یہ میرا قدم ایک ایسے منارہ پر ہے کہ اُس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے)

یہاں بھی منارہ اور بلندی سے مراد درجہ نبوت ہے۔ ورنہ یہ تو ظاہر ہی ہے کہ مرزا صاحب قطب صاحب کی لاٹ پر تو رہا ہی نہ کرتے تھے جو اُن کا قدم سب سے اونچی بلندی پر مانا جائے ؎

کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے
دعوے غلامی کے ساتھ افسری کا غرور ہے

(باقی دارد)

بقیہ مضمون از صفحہ ۴

ہم کہتے تھے اور کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے دونوں میں سے جھوٹے کی موت کیلئے دعا کی اور خدا نے قبول فرمائی۔ بس جو ہوا اس کو قبول کرنا ہر ایک اہل حق کا خصوصاً اتباع مرزا کا فرض ہے۔ نہ قبول کریں تو اُن کو اختیار ہے۔ ارشاد خداوندی ہے

مَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ

ہمارے دعوے کے جزو اول کا ثبوت یہ ہے کہ مرزا صاحب نے اسی اعلان میں یہ لفظ لکھے ہیں۔ "میں نے محض دعا سے فیصلہ چاہا ہے"۔ اور الہام مذکور (اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ) اسی دعا کے متعلق ہے جو مولوی اللہ دتا صاحب کو بھی مسلم ہے